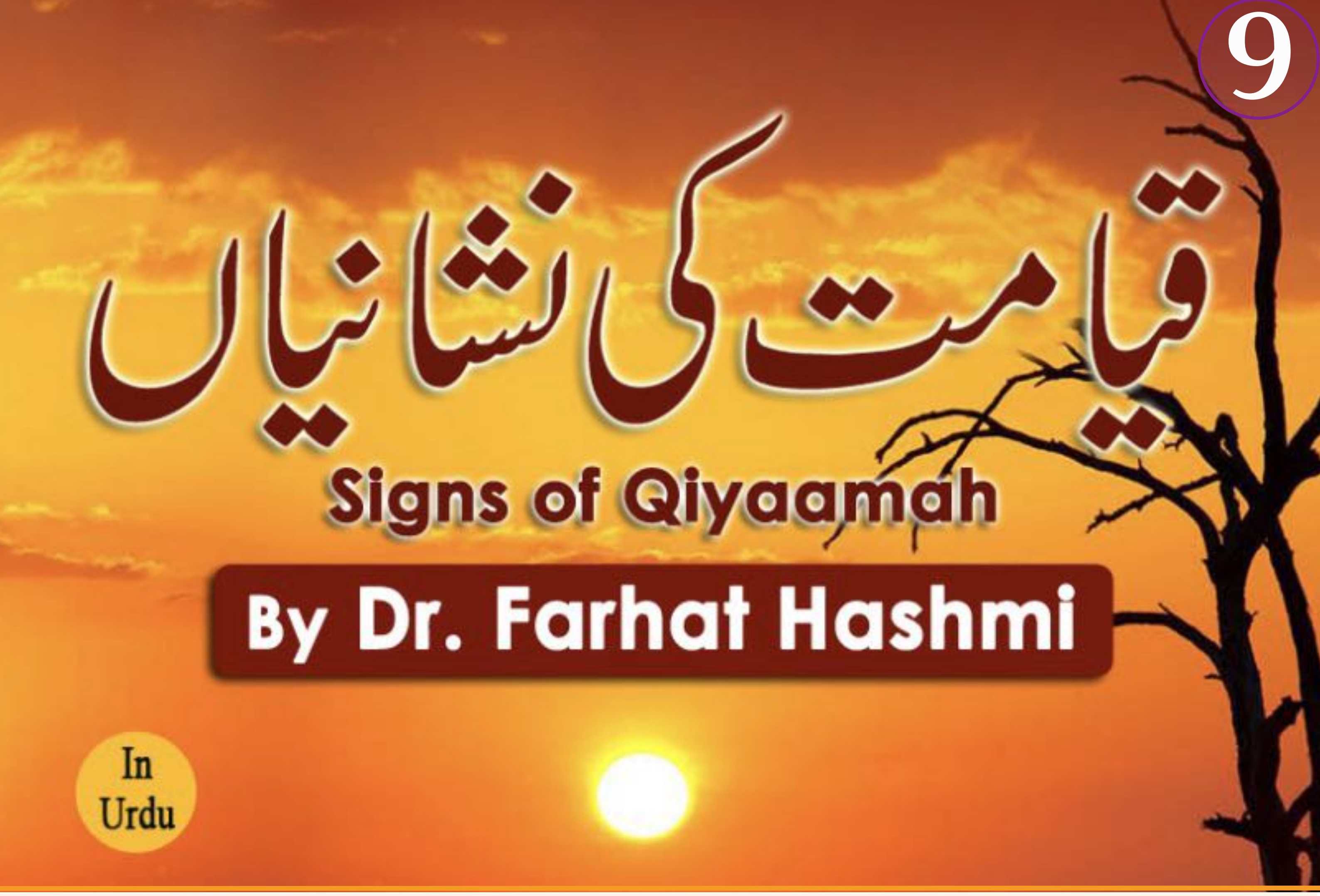

Lesson-9

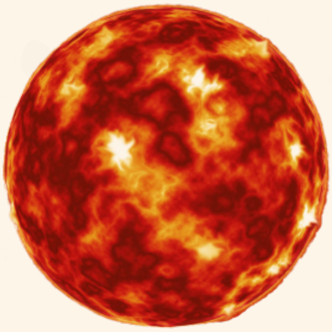

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علاماتِ قیامت

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ

(محمد:18)

تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آجائے، اس کی علامتیں تو ظاہر ہوچکی ہیں، جب وہ خود ہی آجائے گی تو ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں باقی رہے گا۔

اللہ تعالی کا قسم کھا کر قیامت کے آنے کی خبر دینا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (سبأ:3)

اور ان لوگوں نے کہا جنھوں نے کفر کیا ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ کہہ دیجیے کیوں نہیں، قسم ہے میرے رب کی ! وہ تم پر ضرور ہی آئے گی، (اس رب کی قسم ہے) جو سب چھپی چیزیں جاننے والا ہے ! اس سے ذرہ برابر چیز نہ آسمانوں میں چھپی رہتی ہے اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی کوئی چیز ہے اور نہ بڑی مگر ایک واضح کتاب میں ہے۔

قیامت کے دن کو قائم کرنے کی وجہ

کافر جو کہ دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں انہوں نے کہا ہمارے پاس قیامت نہیں آئے گی،

اے رسول ! ان سے کہہ دیں "بَلَى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ" ۔ لیکن اس کے آنے کا وقت اللہ جو کہ غیبوں کو جاننے والا ہے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ،

اس سے آسمان و زمین میں چھوٹی چیونٹی کے وزن کے برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور اس سے چھوٹی چیز اور ہر بڑی چیز ایک واضح کتاب میں لکھی ہوئی ہے اور وہ کتاب لوحِ محفوظ ہے،

تاکہ اللہ ان کو اجر و ثواب دے جنہوں نے اس کی تصدیق کی اور اس کے رسول کی پیروی کی اور نیک اعمال کیے،

ان کے لیے ان کے گناہوں کی بخشش ہے اور عمدہ رزق ہے جو کہ جنت ہے۔

[التفسیر المیسر]

اللہ سے کوئی قلیل چیز بھی چھپی ہوئی نہیں

اور اللہ کے فرمان "لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ" ۔۔۔میں کسی چیز کے انتہائی قلیل ہونے کی اور اس کے انتہائی باریک ہونے کی مثال بیان کی گئی ہے۔

اس سے مراد ہے کہ اللہ کے علم سے کوئی چیز غائب نہیں ہے خواہ وہ کتنی باریک اور چھوٹی کیوں نہ ہو۔[الوسیط لطنطاوی]

قریبی زمانے تک یہ بات مشہور تھی کہ ذرہ تمام اجسام سے چھوٹا ہوتا ہے جبکہ قرآن نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کئی چیزیں اس سے بھی چھوٹی ہوتی ہیں

اور جدید سائنس نے اس کا انکشاف کیا ہے انہوں نے ذرے کو توڑ کر اس کو کئی جزئیات میں تقسیم کیا ہے۔ [الوسیط لطنطاوی]

قیامت کے دن ہر چھوٹی بڑی چیز سامنے لائی جانا

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا (الكهف:49)

اور کتاب رکھی جائے گی، پس آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ اس سے ڈرنے والے ہوں گے جو اس میں ہوگا اور کہیں گے ہائے ہماری بربادی ! اس کتاب کو کیا ہے، نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑتی ہے اور نہ بڑی مگر اس نے اسے ضبط کر رکھا ہے، اور انھوں نے جو کچھ کیا اسے موجود پائینگے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

ذرہ برابر خیر و شر بھی نامہ اعمال میں محفوظ کر لیے جانا

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ () وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (الزلزلة:8-7)

جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا

معمولی سمجھے جانے والے کام بھی صدقہ ہیں

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرے کہ اس کو (سہارا دے کر) اس (کی سواری) پر سوار کرا دے یا اس کا سامان اس پر اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے

[صحیح البخاری:2891]

- کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا
- کسی گناہ کو حقیر نہ سمجھنا
- راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی نیکی ہے

علامات قیامت صغری

2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہورہی ہیں

1۔ علم سے متعلق علامات قیامت

2۔ ایمانیات سے متعلق علامات قیامت

3۔عبادات سے متعلق علامات قیامت

4۔قرآن سے متعلق علامات قیامت

5۔ دین سے متعلق علامات قیامت

6۔ اخلاقیات سے متعلق علامات قیامت

علامات قیامت صغری

2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہو رہی ہیں

7۔ حرام کاموں / گناہوں سے متعلق علامات قیامت

8-مال سے متعلق علامات قیامت

9-غیر معمولی واقعات سے متعلق علامات قیامت

10-اموات سے متعلق علامات قیامت

11-آفتوں سے متعلق علامات قیامت

12-فتنوں سے متعلق علامات قیامت

علامات قیامت صغریٰ

2۔ ایسی نشانیاں جو واقع ہورہی ہیں

13- فتنوں کے دور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ نمائی

14- حکومت سے متعلق علامات قیامت

13- فتنوں کے دور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ نمائی

- خود کو ممکن حد تک فتنوں سے بچانا
- فتنوں کے ایام میں اپنے آپ کو گھروں میں روک لینا
- فتنوں کو قبول نہ کرنا / ان کا انکار کرنا
- فتنوں کی طرف جھانکنا بھی نہ
- فتنوں سے راہ فرار اختیار کرنا
- اپنے حقوق ادا کرنا
- زبان کی حفاظت کرنا اور اپنی ذات کی فکر کرنا
- صحابہ کے دور سے راہ نمائی لینا
- ہتھیار بے کار کردینا
- فتنوں کے دور میں صبر کرنا/ فتنوں سے محفوظ رہنے والا خوش نصیب انسان

13-فتنوں کے دور میں نبی ﷺ کی راہ نمائی

خود کو ممکن حد تک فتنوں سے بچانا

مسلم بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک فتنہ ہوگا جس میں لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا بہتر ہوگا اس فتنہ میں کوشش کرنے والے سے۔

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس کے پاس اونٹ ہوں تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر والوں سے جا ملے اور جس کے پاس بکریاں مویشی ہوں تو وہ اپنی بکریوں سے جا ملے اور جس کی کوئی کھیتی ہو تو وہ زمین سے جا ملے۔

انہوں نے کہا کہ تو جس کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے چاہیے کہ اپنی تلوار اٹھائے اور اس کی دھار کو پتھر پر مار کر کند کردے۔ (تاکہ لڑنے کے قابل ہی نہ رہے) پھر جہاں تک ہوسکے فتنے سے بچنے کی کوشش کرے۔

[سنن ابی داود:4258]

فتنوں کے ایام میں اپنے آپ کو گھروں میں روک لینا

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں سونے والا لیٹنے والے سے بہتر ہوگا، لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا، بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑے ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ ان کے سارے کے سارے مقتولین جہنم میں جائیں گے۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قتل وغارت کے ایام میں ایسا ہوگا۔ میں نے کہا: قتل کے ایام کب ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے ہم نشیں سے خوفزدہ ہوگا۔

میں نے کہا: اگر میں ایسا زمانہ پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھنا اور اپنے گھر کے اندر رہنا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی (فتنے باز) میرے گھر کے اندر بھی گھس آیا تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے کمرے میں داخل ہو جانا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ میرے کمرے میں گھس آئے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی سجدہ گاہ میں گھس جانا اور اس طرح کر لینا، پھر آپ نے دائیں ہاتھ سے کلائی کو پکڑ لیا (یعنی وہ جو قیام میں حالت ہوتی ہے) اور کہنا: رَبِّيَ اللہ میرا رب اللہ ہے، (ایسے ہی رہنا) حتی کہ تو مر جائے۔

[السلسلة الصحيحة:3254]

فتنوں کو قبول نہ کرنا / ان کا انکار کرنا

حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: فتنے دلوں پر ایک کے بعد ایک اس طرح آئیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے ایک دوسرے کے ساتھ مسلسل اور آگے پیچھے ہوتے ہیں، پس جو دل ان کے ساتھ خلط ملط ہوگیا اور گھل مل گیا تو اس میں ایک سیاہ نقطہ علامت کے طور پر لگادیا جائے گا اور جس دل نے ان کا انکار کیا اور انہیں برا سمجھا تو اس میں نشانی کے طور پر سفید نقطہ لگا دیا جائے گا۔

یہاں تک کہ وہ فتنے دو دلوں پر منحصر ہوجائیں گے۔ ایک سفید دل پر جو بالکل صاف شفاف ہے تو آسمان و زمین کے باقی رہنے تک اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور دوسرا کالا دل جو مٹیالا اور مٹی کے برتن کی طرح جھکا ہوا ہوگا کہ وہ نیکی کو نیکی نہیں پہچانے گا اور نہ برائی کو برائی جانے گا مگر وہ جو اس کا نفس پسند کرے [صحیح مسلم:386]

فَأَىُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا

جس دل کو وہ فتنے پلادیئے گئے (یعنی جس دل نے ان فتنوں کو اس طرح قبول کرلیا کہ وہ فتنے اس دل میں رچ بس گئے) تو اس دل میں ایک کالا نقطہ لگ جاتا ہے

أُشْرِبَ فِي قَلْبِهِ حُبِّهِ

- یعنی فلاں شخص کی محبت اس کے دل کو پلادی گئی، یعنی اس کے دل میں ملادی گئی
- فتنے اس میں مکمل طور پر داخل ہوگئے اور وہ دل ان فتنوں کے ساتھ لازم ہوگیا
- جس طرح مشروب جسم میں داخل ہوکر مساموں میں جا ملتا ہے اور پھر اس کے وہاں مل جانے کا مقصد مکمل ہوجاتا ہے
- اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے منکر کی مجالس میں شرکت کرنا۔
تو جو وہاں خاموشی سے بیٹھا رہے تو اس کا دل اس طرح فتنے کو قبول کرے گا کہ اس کو منکر منکر نہیں لگے گا۔
اور نتیجتاً وہ بھی منکر کا حصہ بن جائے گا۔

فتنوں کی طرف جھانکنا بھی نہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ ان میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو شخص ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا وہ (فتنے) اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ (ایسے حالات میں) جس کسی کو کوئی بھی جائے پناہ یا تحفظ کی جگہ مل جائے وہ اس میں چلا جائے۔

[صحیح البخاری:7081]

مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا

یعنی جو ان فتنوں کی طرف جھانکے گا اس طرح کہ وہ ان فتنوں کے درپے ہو جائے گا اور ان کا نشانہ بنے گا اور ان سے نکل نہیں سکے گا۔

حافظ ابن حجر

تستشرفه

وہ اسے ہلاک کر دیں گے یہ وہ اس فتنے میں پڑ کر ہلاکت کے قریب پہنچ جائے گا

حاصل کلام یہ ہے کہ جو فتنے میں اپنا وجود لے کر نمودار ہوگا یہ فتنہ اپنے پورے شر کے ساتھ اس کا سامنا کرے گا۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد ہو کہ جو اس فتنے میں اپنے آپ کو خطرے میں ڈالے گا فتنہ اس کو تباہ کردے گا یا اس طرح کا کوئی اور معنی ہو

اور ایسا ہی کہنے والے کا قول ہے جو اس فتنے پر غالب آنا چاہے گا فتنہ اس پر غالب آجائے گا

فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ

فتنے سے بچنے کے لیے پناہ گار کی طرف پناہ لے

فتنے کی سنگینی کو بیان کرنا ہے، اور اس سے بچنے کی ترغیب دینا ہے اور اس سے بھاگ جانے کی ترغیب دینا ہے،

اس کا شر اور فتنہ اسی حساب سے ہو گا جس حساب سے انسان اس فتنے سے وابستہ ہوگا

فتنوں سے راہ فرار اختیار کرنا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات کی طرف نکل جائے گا اور فتنوں سے راہ فرار اختیار کر کے اپنے دین کو بچالے گا۔

[صحیح البخاری:19]

اپنے حقوق ادا کرنا

عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تم میرے بعد (اپنے خلاف) ترجیحات اور ایسے امور دیکھو گے جو تمہیں پسند نہیں ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! (ایسے حالات میں) ہمارے لیے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم انہیں ان کے حقوق ادا کرتے رہو اور اپنے حقوق کا سوال اللہ سے کرو

[صحیح البخاری:7052]

نماز، روزہ صدقہ وغیرہ کے ذریعے فتنوں کا کفارہ ادا کرنا

شقیق نے کہا کہ میں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث تم میں سے کسی کو یاد ہے؟ میں بولا، مجھے (اسی طرح یاد ہے (جیسے آپ ﷺ نے اسے بیان فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے، کہ تم اس پر جرأت رکھتے ہو۔

میں نے کہا آدمی کا وہ فتنہ اس کے اہل اور اس کے مال اور اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں ہوتا ہے ۔ اور نماز، روزہ، صدقہ، اچھی بات کا حکم اور بری باتوں سے روکنا ان فتنوں کا کفارہ ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، بلکہ اس فتنہ کے بارے میں بتاؤ جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا بڑھے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا امیر المؤمنین ! آپ اس سے خوف نہ کھائیے۔ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا (صرف) کھولا جائے گا۔ میں نے کہا کہ توڑ دیا جائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ بول اٹھے، کہ پھر تو وہ کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔

شقیق نے کہا کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق کچھ علم رکھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہاں ! بالکل اسی طرح جیسے دن کے بعد رات کے آنے کا۔ میں نے تم سے ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو قطعاً غلط نہیں ہے۔ ہمیں اس کے متعلق حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھنے میں ڈر ہوتا تھا (کہ دروازہ سے کیا مراد ہے) اس لیے ہم نے مسروق سے کہا (کہ وہ پوچھیں) تو ان کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ وہ دروازہ خود عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

[صحیح البخاری:525]

اولاد، انسان کے مال اور پڑوسی ۔ یہ ایسے فتنے ہیں جو گناہوں میں بتلا کرنے والے ہیں ۔
لیکن نماز، روزہ اور دیگر عبادات ان فتنوں کا کفارہ بن جاتے ہیں
اس میں نبوت کے نشانات میں سے ایک نشانی بھی ہے پس آپ ﷺ نے ایک بڑے فتنے کے برپا ہونے کی خبر دی تھی اور جیسے آپ نے خبر دی تھی وہ ایسے ہی واقع ہوا ،
جب یہ بڑا فتنہ برپا ہوجائے گا تو مسلمانوں کے درمیان شر کا درواز کھل جائے گا اور ان کی باہمی خانہ جنگی شروع ہوجائے گی ، اور بعض روایات میں آتا ہے کہ حذیفہ کہتے ہیں کہ یہ دروازہ توڑ دیا جائے گا اور قیامت تک بند نہیں ہوگا ،
علماء کو چاہیے کہ حکمرانوں کے ساتھ بیٹھ کر دینی امور کا مذاکرہ کریں اور مختلف امور کے انجاموں کے بارے میں اور اپنے بچاؤ اور تحفظ کے بارے میں خوب سوچ بچار کریں ۔

زبان کی حفاظت کرنا اور اپنی ذات کی فکر کرنا

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا ۔ آپ ﷺ نے فرمایا :جب تم دیکھو کہ لوگ اپنے عہدوں میں بےوفائی کرنے لگے ہیں ، امانتوں کا معاملہ انتہائی خفیف اور ضعیف ہو گیا ہے اور ان کی آپس کی حالت اس طرح ہو گئی ہے ۔ اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر ڈال کر دکھایا (اختلافات بہت بڑھ گئے ہیں)
عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا : اللہ مجھے آپ پر فدا کرے ! میں ان حالات میں کیا کروں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر کو لازم پکڑنا ، اپنی زبان کے مالک بن جانا (خاموش رہنا) اور نیکی پر عمل کرنا اور برائی کو چھوڑ دینا اور اپنی ذات کی فکر کرنا اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دینا ۔ [سنن ابی داود:4345]

صحابہ کے دور سے راہ نمائی لینا

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبکہ ہم فرش (یا چٹائی) پر بیٹھے ہوئے تھے: بے شک عنقریب فتنہ ہوگا۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول اس میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے اپنا ہاتھ چٹائی کی طرف بڑھایا اور اس کو پکڑا اور فرمایا تم ایسا کروگے (یعنی تم خوشحال ہو جاؤ گے اور اپنے نیچے قالین بچھانا شروع کر دو گے)

پھر ایک دن آپ نے فرمایا: بے شک عنقریب فتنہ ہوگا۔ لیکن اکثر لوگ آپکا ارشاد نہ سن سکے۔ تو معاذ بن جبل نے کہا: لوگو تم سن نہیں رہے کہ رسول اللہ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عنقریب فتنہ ہوگا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ ہم اس وقت کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: اپنے پہلے معاملے کی طرف لوٹ آنا۔[السلسلة الصحيحة:3165]

ترجعون إلى أمْرِكم الأوَّلِ

ہدایت اور عقیدے کی طرف لوٹ جانا جس پر میں اور میرے اصحاب تھے

نبی ﷺ اور صحابہ کے طریقے کی پیری کرنا

ہتھیار بے کار کردینا

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فتنے کے بارے میں فرمایا: اس وقت تم اپنی کمانیں توڑ ڈالو، کمانوں کی تانت کاٹ ڈالو، اپنے گھروں کے اندر چپکے بیٹھے رہو اور آدم کے بیٹے (ہابیل) کے مانند ہو جاؤ۔

[سنن الترمذي:2204]

فتنوں کے دور میں صبر کرنا/ فتنوں سے محفوظ رہنے والا خوش نصیب انسان

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ! میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کو فرماتے سنا ہے:

بلاشبہ انتہائی خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا۔

بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا،

بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا۔

اور جو ان میں بتلا کیا گیا پھر اس نے صبر کیا، تو کیا ہی خوب ہے

[سنن ابی داود:4265]

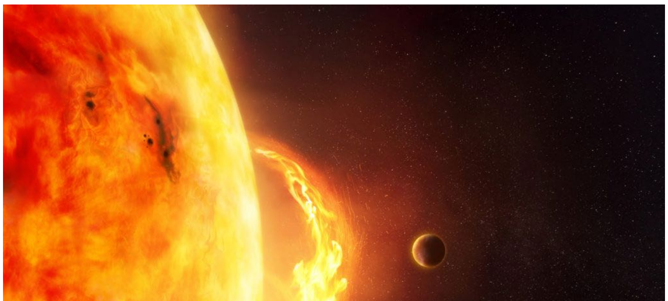

14- حکومت سے متعلق علاماتِ قیامت

- قریش کے بارہ خلفاء
- ایک قحطانی شخص کی حکومت
- جہجاہ نامی بادشاہ کا آنا
- ایک سخی خلیفہ کا آنا
- چرواہوں کا حکمران بننا
- بے وقوفوں کی حکومت اور پولیس کی کثرت
- برے اور ظالم اور جھوٹے حکمران
- شریر لوگوں کو قریب کرنے والے حکمرانوں کا آنا
- منکر کو متعارف کرنے والے حکمران
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے ہٹنے والے حکمران
- بدعتوں کو رواج دینے والے حکمران
- بے رحم پولیس

14- حکومت سے متعلق علامات قیامت

قریش کے بارہ خلفاء

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام نافع کے ذریعہ جابر بن سمرہ کو لکھا کہ آپ مجھے خبر دیں کسی ایسی حدیث کی جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے مجھے جوابا لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جمعہ کی شام کو سنا جس دن ماعز اسلمی کو رجم کیا گیا۔۔۔

دین ہمیشہ قائم وباقی رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا تم پر بارہ خلفاء حاکم ہو جائیں اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

اور میں نے آپ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسری یا اولاد کسری کے سفید محل کو فتح کرے گی

اور میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ قیامت کے قریب کذاب ظاہر ہوں گے پس تم ان سے بچتے رہنا

[صحیح مسلم:4815]

ایک قحطانی شخص کی حکومت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ قبیلہ قحطان میں ایک ایسا شخص پیدا نہیں ہوگا جو لوگوں پر اپنی لاٹھی کے زور سے حکومت کرے گا۔ [صحیح البخاري:3517]

قحطانی شخص سے مراد

اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وہ مسلمان ہوگا یا نہیں ؟

بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوگا اور یہ کہ وہ لوگوں کو لاٹھی سے ہانک کر زبردستی ان کو دین کی طرف لائے گا اور یہی معنی راجح ہے۔

کیا وہ ظالم ہوگا یا انصاف پسند؟

بعض علماء کہتے ہیں کہ لاٹھی میں اشارہ ہے کہ وہ ظالم ہوگا ،

اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے کہ اس کو قوت اور غلبہ حاصل ہوگا ، اور لاٹھی کی وجہ سے لوگ اس کے مطیع ہوجائیں گے، جیساکہ چرواہا اپنے ریوڑ کو لاٹھی سے ہانکتا ہے یہ آدمی اپنی قوت اور طاقت کے بال بوتے پر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا،

بعض لوگوں کا دعویٰ ہے کہ "الجہجاہ" ۔۔۔ قحطانی ہوگا، لیکن یہ راجح نہیں ہے، کیونکہ قطحانی آزاد لوگوں سے ہوگا اور "الجہجاہ" غلام لوگوں سے ہوگا،

بعض سلف صالحین سے وارد ہوا ہے کہ یہ قحطانی ایک نیک آدمی ہوگا جو عدل پر مبنی فیصلہ کرے گا

اور جید سند سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک آدمی ہوگا جو قحطان سے ہوگا اور یہ سب روایت کرتے ہیں کہ وہ نیک آدمی ہوگا۔ [كتاب الفتن لنعيم بن حماد: 1205، وقواه الحافظ فتح الباري: 6/535].

قحطانی شخص کے آنے کا وقت نا معلوم ہے

پس یہ احادیث اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ وہ نیک ہوگا لیکن اس کے ظاہر ہونے کا زمانہ کیا ہوگا یہ اللہ ہی جانتا ہے۔

پس کیا وہ مہدی سے پہلے ہوگا یا بعد میں؟تو اس میں توقف کرنا ہی سلامتی پر مبنی ہے جب تک کوئی چیز ثابت نہیں ہوجاتی۔ [اشراط الساعة للشیخ صالح المنجد]

جہجاہ نامی بادشاہ کا آنا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

دنوں اور راتوں کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک آدمی بادشاہ بن جائے گا جسے جَہجَاہُ کہا جائے گا

[صحیح مسلم:7493]

ایک سخی خلیفہ کا آنا

ابو نضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،وہ کہتے ہیں کہ ۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو بغیر شمار کئے لپ بھر بھر کر لوگوں میں مال تقسیم کرے گا۔

[صحیح مسلم:7499]

چرواہوں کا حکمران بننا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:
علامات قیامت میں یہ بھی شامل ہے کہ بکریوں کے
چرواہے لوگوں کے حکمران بن جائیں۔

[مسند احمد:9128]

بے وقوفوں کی حکومت اور پولیس کی کثرت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:چھ چیزوں سے پہلے عمل کرلو۔

(1)۔بیوقوفوں کی حکومت ،

(2)۔پولیس والوں کی کثرت ،

(3)۔قطع رحمی ،

(4)۔فیصلوں کی خریدوفروخت،

(5)۔قتل کو معمولی سمجھنا،

(6)۔اورنوجوان لڑکے آئیں گے جو قرآن کو گاگا کر پڑھیں گے ۔ وہ ایسے آدمی کو امام بنائیں گے جو نہ فقیہ ہوگا نہ عالم وجہ صرف یہ ہوگی کہ وہ انہیں گاگا کر قرآن سنائے گا۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:979]

دنیا میں جتنی بھی حکومتیں بن رہی ہیں اس کے بارے میں لوگوں کی بہت سی خواہشات ہوتی ہیں لیکن پھر سوچتے ہیں کہ پہلی حکومت ہی بہتر تھی ۔

پولیس ایک محقق اداراہ ہے جو نظام کو بہتر کرنے والا ہوتا ہے۔پولیس بھی زیادہ ہوگی لیکن نظام کو کنٹرول کرنا مشکل ہوگا لیکن نظام میں بگاڑ اتنا ہوگا کہ یہ محقق ادارہ ہونے کے باوجود موثر نہ ہوگا۔

عدالت کسی بھی معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے جہاں سے عدل و انصاف پھیلتا ہے یہ بہت بلند و بالا شعبہ ہے۔

خون اس قدر ہلکا ہو جائے گا کہ انسان کی قیمت ہی نہیں رہے گی

ایسے وقت سے پہلے پہلے نیکیاں کرنی چاہیے

لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ

(یس:70)

حسن بصری کہتے ہیں: لوگوں کو حکم ہے کہ قرآن کے مطابق عمل کریں لیکن انہوں نے صرف تلاوت کو اپنا لیا۔ آج ایسے ایسے لوگ آگئے ہیں جو قرآن کو بہت ترنم کے ساتھ پڑھتے ہیں

قرآن پڑھے تو پتا چلے کہ یہ بندہ اللہ سے ڈرنے والا ہے ۔اس کے پڑھنے میں کوئی تصنع اور ریا کاری نہ ہو بلکہ اللہ کی رضا کے لیے پڑھے ۔ایسی تمام چیزوں سے آزاد ہو کر اللہ کے لیے پڑھے لوگوں کے نزدیک عزت پانے کے لیے نہ پڑھے۔

برے اور ظالم اور جھوٹے حکمران

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جن کے قریب ظالم لوگ ہوں گے جو جھوٹ بولیں گے۔
جو شخص ان کے پاس جائے اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر تعاون کرے تو اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے،
اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے یا ان کے ظلم پر تعاون نہ کرے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ [مسند احمد:11873]

شریر لوگوں کو قریب کرنے والے حکمرانوں کا آنا

ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایسے امراء ضرور آئیں گے جو شریر لوگوں کو اپنے قریب کریں گے۔ اور نمازوں کو اپنے اوقات سے موخر کریں گے۔ تو جو کوئی تم میں سے ان کا دور پالے تو نہ ایسی حکومت کا نمائندہ بنے، نہ سپاہی بنے، نہ ٹیکس جمع کرنے والا بنے، اور نہ ہی خزانچی بنے۔ [صحیح الترغیب والترھیب:790]

منکر کو متعارف کرنے والے حکمران

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے بعد عنقریب تم پر ایسے امراء مسلط ہوں گے جو تم میں ایسی (بری) چیزیں متعارف کروائیں گے جن کا تم انکار کرو گے اور ایسی (اچھی) چیزوں کا انکار کریں گے جن کو تم (بحیثیت نیکی) پہچانتے ہو گے۔ اگر کوئی ایسے (لوگوں کا زمانہ) پالے تو (وہ یاد رکھے کہ) ایسے (حکمرانوں) کی کوئی اطاعت نہیں کی جاتی جو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوں۔

[السلسلة الصحيحة:590]

نبی ﷺ کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم پر ایسے امیر لگائے جائیں گے جن میں تم اچھائیاں بھی دیکھو گے اور برائیاں بھی، جس نے (برے کاموں کو) ناپسند کیا، وہ بری ہو گیا، جس نے انکار کیا وہ بچ گیا، مگر جس نے پسند کیا اور پیچھے لگا (وہ نہ بری ہوا نہ بچ سکا۔)

صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں، آپ نے فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ آپ ﷺ کا مقصد تھا جس نے دل سے ناپسند کیا اور دل سے برا جانا۔

[صحيح مسلم:4907]

نبی ﷺ کے طریقے سے ہٹنے والے حکمران

حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایسے امام(حکمران اور رہنما)ہونگے جو زندگی گزارنے کے میرے طریقے پر نہیں چلیں گے اور نہ میری سنت کو اپنائیں گے اور جلد ہی ان میں ایسے لوگ کھڑے ہونگے جن کی وضع قطع انسانی ہوگی، ان کے دل شیطانوں کے دل ہونگے۔

حذیفہ نے کہا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: امیر کا حکم سننا اور اس کی اطاعت کرنا، چاہے تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں اور تمہارا مال چھین لیا جائے پھر بھی سننا اور اطاعت کرنا۔

[صحیح مسلم:4891]

بدعتوں کو رواج دینے والے حکمران

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوجائیں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کردیں گے اور بدعات ایجاد کریں گے۔ ابن مسعود نے پوچھا میں اس وقت کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن ام عبد تم پوچھ رہے ہو کہ تم اس وقت کیا کرو؟ جو اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہ کرو۔

[صحیح الجامع الصغیر:3664]

بے رحم پولیس

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسی پولیس ہو
گی جو صبح بھی اللہ کی ناراضگی میں کرے گی اور شام
بھی اللہ کی ناراضگی میں کرے گی۔
[صحیح الجامع الصغیر:3666]

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت کے
آخری زمانے میں ایسے لوگ (منظر عام پر) آئیں گے کہ ان کے پاس گائے کی دم
کی طرح کوڑے ہوں گے۔ وہ صبح بھی اللہ کی ناراضگی میں کریں گے اور شام
بھی اس کے غضب میں۔
[السلسلة الصحيحة:1893]

نووی کہتے ہیں کہ کوڑے مارنے والے جو لوگ حدیث میں بیان کیے
گئے ہیں پس یہ پولیس کے جوان ہیں یعنی یہ صورتحال نووی رحمہ اللہ
کے زمانے میں تھی پھر ان کے زمانے کے بعد مزید ایسے لوگ آتے
گئے، آتے گئے اور آتے گئے۔ [الشیخ صالح المنجد]